Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۴ جمادی الاول ۱۳۹۳ھ، ۶ احسان ۱۳۵۲ ہش، ۶ جون ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۲۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں اور اسی کی طرف سے آیا ہوں

اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر میری تائید و نصرت فرمائی اور لاکھوں انسانوں کے قلوب میں میری محبت ڈال دی ہے

"میں اللہ جلشانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اُس کی طرف سے ہوں۔ وہ خوب جانتا ہے کہ میں مفتری نہیں، کذّاب نہیں۔ اگر تم مجھے خدا تعالیٰ کی قسم پر بھی اور اُن نشانات کو بھی جو اُس نے میری تائید میں ظاہر کئے، دیکھ کر مجھے کذّاب اور مُفتری کہتے ہو تو پھر میں تمہیں خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کسی ایسے مفتری کی نظیر پیش کرو کہ باوجود اسکے ہر روز افتراء اور کذب کے جو وہ اللہ تعالیٰ پر کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اُس کی تائید اور نصرت کرتا جاوے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ اسے ہلاک کرے۔ مگر یہاں اسکے برخلاف معاملہ ہے۔ مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں صادق ہوں، اُس کی طرف سے آیا ہوں۔ مگر مجھے کذّاب اور مُفتری کہا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ ہر مقدمہ اور ہر بلا میں جو قوم میرے خلاف پیدا کرتی ہے، مجھے نصرت دیتا ہے اور اُس سے مجھے بچاتا ہے اور پھر ایسی نصرت کی کہ لاکھوں انسانوں کے دِل میں میرے لئے محبت ڈال دی۔ میں اس پر اپنی سچائی کو حصر کرتا ہوں تم کسی ایسے مفتری کا نشان دے دو کہ وہ کذّاب ہو اور اللہ تعالیٰ پر اُس نے افتراء کیا ہو اور پھر خدا تعالیٰ نے اس کی ایسی نصرتیں کی ہوں، اور اس قدر عرصہ تک اُسے زندہ رکھا ہو، اور اُس کی مُرادوں کو پُورا کیا ہو۔

یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کے مُرسل ان نشانات اور تائیدات سے شناخت کئے جاتے ہیں جو خدا تعالیٰ اُن کے لئے دکھاتا اور اُن کی نصرت کرتا ہے۔ مَیں اپنے قول میں سچا ہوں۔ اور خدا تعالیٰ جو دلوں کو دیکھتا ہے وہ میرے دل کے حالات سے واقف اور خبردار ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۱، ۲۴۲)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ احسان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۵ احسان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

سر اور بدن میں درد ہے۔ رات کھانسی بھی آتی رہی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم رائے غلام محمد صاحب منگلا کی آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔ وہ سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفاء عطا فرمائے۔ آمین

(عزیز الرحمٰن منگلا مربی سلسلہ احمدیہ مقیم سیالکوٹ)

---

۵۰ میل سائیکل ریس

مجلس صحت ربوہ کے پروگرام کے مطابق دوسری کُل ربوہ پچاس میل سائیکل ریس مورخہ ۸ جون بروز جمعہ ہوگی۔

انصار و خدام سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس مقابلہ میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری مجلس صحت ربوہ)

ہفتۂ قرآن مجید

۸ جون تا ۱۵ جون ۱۹۷۳ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے منشاء اور منظوری کے مطابق ہفتہ، قرآن مجید اس سال ۸ جون سے شروع ہو رہا ہے۔ جماعتہائے احمدیہ کا فرض ہے کہ ہر جگہ یہ ہفتہ بہترین رنگ میں منایا جائے اور اجلاسوں کی رپورٹیں مرکز میں بھجوائی جائیں۔

اس سلسلہ میں نظارت اشاعت و تالیف ربوہ کی طرف سے "فضائل قرآن مجید" پر تقریر مفت طلب فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن)

پبلشر:۔ سعود احمد، پرنٹر:۔ سید عبدالحی، مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ ر ماہ احسان ۱۳۵۲ ہش

رحمتِ الٰہی کا ایک پوشیدہ پہلو

اللہ تعالیٰ جب اصلاحِ خلق کی غرض سے اپنے کسی مامور کو دنیا میں مبعوث فرماتا ہے تو اُس مامور من اللہ کا تین قسم کے لوگوں سے واسطہ ہوتا ہے۔ ایک تو وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر پہلے سے فطری سعادت موجود ہوتی ہے۔ وہ مامور من اللہ کو دیکھتے ہی یا اس کا پیغام سنتے ہی اُسے شناخت کر لیتے اور اُس پر ایمان لے آتے ہیں اور پھر مامور من اللہ کی قوتِ قدسیہ کے زیرِ اثر نیکیوں میں ترقی کر کے دنیا میں حق کی اشاعت میں منہمک ہو جاتے ہیں۔ دوسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے اندر سعادت تو ہوتی ہے لیکن وہ اس مرتبہ کو پہنچی ہوئی نہیں ہوتی کہ وہ مامور من اللہ کو پہچان کر اُس پر ایمان لے آئیں۔ وہ نہ مامور من اللہ کی مخالفت کرتے ہیں اور نہ ہی اُس کی آواز پر کان دھرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اس لئے وہ قبولِ حق کی سعادت سے محروم رہتے ہیں۔ تیسرے وہ لوگ ہوتے ہیں جو سرے سے فطری سعادت سے ہی محروم ہوتے ہیں۔ وہ نہ صرف یہ کہ مامور من اللہ کی دعوت کو قبول نہیں کرتے بلکہ اس کی مخالفت پر آمادہ ہو کر اُسے اور اس پر ایمان لانے والوں کو طرح طرح کے دُکھ دیتے اور اذیتیں پہنچاتے ہیں حتیٰ کہ وہ اُسے اس کے مشن میں ناکام بنانے میں ایڑی چوٹی بلکہ ناخنوں تک کا زور لگاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان تینوں قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ وَمِنْهُم مُّقْتَصِدٌ ۚ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ بِإِذْنِ اللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ
(فاطر آیت ۳۳)

پس ان میں سے کوئی آدمی تو ایسا ثابت ہوا جو اپنی جان پر انتہائی ظلم کرنے والا تھا اور کوئی ان میں سے ایسا نکلا جو درمیانی چال چلنے والا تھا اور کوئی ایسا نکلا جو نیکیوں میں اللہ کے حکم سے دوسروں سے آگے بڑھنے والا تھا۔ نیکیوں میں آگے بڑھنا اللہ کے بہت بڑے فضل پر دلالت کرتا ہے۔

اس آیۂ کریمہ کی رُو سے وہ لوگ جو مامور من اللہ کو دیکھتے یا اس کی دعوت کو سُنتے ہی اس پر ایمان لے آتے ہیں اور پھر نیکیوں میں ترقی کرتے چلے جاتے ہیں سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ کے زمرہ میں شامل ہوتے ہیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے بہت بڑے فضل کے مورد بنتے ہیں۔ مُقْتَصِدٌ وہ لوگ ہوتے ہیں جو نہ ایمان لاتے ہیں اور نہ ہی مخالفت کرتے ہیں۔ وہ ایک طرح سے بے تعلق رہتے ہیں۔ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ سے مراد وہ لوگ ہیں جو نہ صرف مامور من اللہ کی صداقت کا انکار کرتے ہیں بلکہ مخالفت پر کمربستہ ہو کر ایمان لانے والوں پر مظالم ڈھانے میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتے۔ وہ دراصل یہ مظالم خود اپنے نفسوں پر ڈھا رہے ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عوض وہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی مول لے رہے ہوتے ہیں جو انتہائی گھاٹے اور خسارہ کا سودا ہے۔ الغرض جب بھی خدا تعالیٰ کا کوئی مامور مبعوث ہوتا ہے تو ابتداءً اس کا واسطہ ان تین قسم کے لوگوں سے ہی پڑتا ہے۔

ان میں سے ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ کے مصداق تو ہوتے ہی ہیں إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ازلی محروم۔ البتہ ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ جو لوگ مُقْتَصِدٌ کے زمرہ میں ہیں ان کی فطری سعادت کو جو دبی ہوئی ہوتی ہے اُبھارا جائے تاکہ اُنہیں حق کی طرف توجہ پیدا ہو اور وہ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوں۔ اللہ تعالیٰ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قسم کے لوگوں کی مخالفت کو مُقْتَصِدٌ قسم کے لوگوں کی توجہ حق کی طرف پھیرنے کا موجب بنا دیتا ہے۔ اس طرح وہ مخالفینِ حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت کے نتیجہ میں تحقیقِ حق کی طرف متوجہ ہو کر بالآخر قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہو جاتے ہیں۔ سو گویا مخالفینِ حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت مامور من اللہ اور اس پر ایمان لانے والوں کیلئے ظاہری لحاظ سے تکلیف کا موجب تو ہوتی ہے لیکن اس میں بھی ان کے رب اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ایک پہلو پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی لئے وہ ان کی مخالفت اور ظلم و استبداد سے ہراساں نہیں ہوتے بلکہ خوش ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس مخالفت اور اس ظلم و استبداد کو بہتوں کے لئے قبولِ ہدایت کا ذریعہ بنا دیگا اور اس طرح حق دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جائے گا۔

چنانچہ جب اس آخری زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام احیاءِ و غلبۂ اسلام کی غرض سے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے تو آپ کا بھی ان تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑا۔ جہاں نیک فطرت لوگ جن کے لئے سابق بالخیرات بننا مقدر تھا اوائل ہی میں آپ پر ایمان لے آئے وہاں ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قسم کے لوگوں نے آپ کی مخالفت پر کمر باندھ لی اور انہوں نے آپ کی مخالفت میں اس قدر ایڑی چوٹی کا زور لگایا کہ خدا کی پناہ۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اُن کی اس مخالفت کو اشاعتِ حق کا ایک ذریعہ بنا دیا اور وہ اس طرح کہ جو لوگ مقتصدین کے زمرہ میں شامل تھے وہ اس مخالفت کے نتیجہ میں حق کی طرف مائل اور رفتہ رفتہ قبولِ حق کی سعادت سے بہرہ ور ہوتے چلے گئے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"ہم کو جس قدر تکالیف دی گئی ہیں اور جس قدر سبّ و شتم کیا گیا ہے یہ ہماری تبلیغ کے لئے ذریعہ ہو گیا ہے جیسے جس قدر گرمی شدت سے ہو برسات بھی اسی نسبت سے زیادہ ہوتی ہے۔ عرب کے لوگ عیش و عشرت اور ناپاک خواہشوں اور فعلوں میں مستغرق تھے، انہیں مذہب اور مذہبی مباحثات سے کیا کام تھا، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل میں یوں کھڑے ہو گئے جیسے کوئی بڑا عاشق مذہب دیندار ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ اس شور سے ساری قوموں میں جلد جلد آپ کی دعوت پھیل جائے۔ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑی تکالیف دیں مگر آخر وہی ہوا جو خدا تعالیٰ کا منشاء تھا۔ اسی طرح پر یہاں دیکھو کہ کس قدر زور شور سے مخالفت ہوئی اور ہو رہی ہے۔ بہت سے لوگ ہیں جو بدعات اور بدکاریوں میں مبتلا ہیں، اکثر ہیں جو کنجریوں کے پیر بنے ہوئے ہیں اور بھنگ، چرس، مدک، تاڑی، گانجا، شراب پیتے ہیں، بہ دہریہ ہوتے ہیں مگر کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ برخلاف اس کے ہماری اس قدر مخالفت کی جاتی ہے کہ ایک چھوٹے سے مسئلہ وفات و حیاتِ مسیح پر وہ شور اٹھایا گیا جس کی حد نہیں رہی۔ قتل کے فتوے دئے گئے۔ اس میں راز یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کی اشاعت چاہتا ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵۹)

پس ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ قسم کے لوگوں کی طرف سے حق کی اندھی اور ظالمانہ مخالفت میں بھی رحمتِ الٰہی کا ایک پہلو پوشیدہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ اس مخالفت کے شور کی وجہ سے مُقْتَصِدٌ قسم کے لوگ حق کی طرف متوجہ ہونے لگتے ہیں اور تحقیق کے بعد یا کسی نشانِ آسمانی کا مشاہدہ کرنے پر حق کو قبول کر لیتے اور اُن خوش نصیبوں میں آ شامل ہوتے ہیں جنہیں اللہ کے فضل نے سابق بالخیرات بنانے کے لئے پہلے سے منتخب کیا ہوا ہوتا ہے۔ اس طرح ان لوگوں کی مخالفت اور مظالم ڈھانے میں ان کی شقاوت بجائے خود حق کی اشاعت کا ایک ذریعہ بن جاتی ہے اور حق انتہائی شدید مخالفت کے علی الرغم دنیا میں پھیلتا اور غالب آتا چلا جاتا ہے حتیٰ کہ خود مخالفین کے عاجز آنے اور حق قبول کر لینے کے بعد حق کا غلبہ ہر لحاظ سے مکمل ہو جاتا ہے۔ اس وقت حق کی مخالفت کا اور اس مخالفت کی آگ بھڑکانے والوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔

درخواستِ دعا

برادرم مستری عبدالحمید صاحب محلہ دارالیمن وسطی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ کا اپریشن مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۷۳ء کو فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں ہو رہا ہے۔
اپریشن کی کامیابی اور صحتِ کامل کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(قمر احمد زعیم حلقہ دارالیمن وسطی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جملہ ادیانِ عالم پر اسلام کا غلبہ

مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ مبلغ جزائر فجی

نوٹ:۔ ریڈیو فجی سے نشر کیا گیا

برادران! آپ نے تلواروں اور تیرو تفنگ اور دیگر جنگی اسلحہ کے معرکے اور مقابلے تو بہت سنے ہوں گے آج میں آپ کو مذہبی مقابلے کے میدان میں لے جانا چاہتا ہوں جو محض علمی رنگ میں امن اور محبت کی فضا میں ہوا۔ جس کا طرۂ امتیاز ہی یہ تھا کہ صرف اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں اور سچائیاں پیش کی جائیں گی اور دوسرے مذہب پر کوئی اعتراض اور حملہ نہیں کیا جائے گا۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس پُرامن مقابلہ کی حسین یاد سے محظوظ ہوں گے۔

۱۸۹۶ء کی بات ہے جب انڈیا متحد تھا اور پاکستان اور بھارت کی موجودہ شکل ابھی وجود میں نہیں آئی تھی۔ لاہور کے مشہور تاریخی شہر میں ایک مذہبی کانفرنس منعقد کرنے کا انتظام کیا گیا جس کو "جلسہ اعظم مذاہب" کا نام دیا گیا۔ اس کانفرنس کا انعقاد کرنے والے ایک صاحب سادھو شوگن چندر نامی تھے جو برہمو سماج تحریک سے تعلق رکھتے تھے اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنائی گئی جس کے پریذیڈنٹ ماسٹر درگا پرشاد اور سیکرٹری لالہ دھنپت رائے بی۔اے ایل ایل بی پلیڈر تھے۔ کانفرنس میں تقریروں کے لئے یہ پانچ سوال تجویز کئے گئے۔

اوّل۔ انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتیں۔

دوم۔ انسان کی دنیوی زندگی کے بعد کی حالت۔

سوم۔ دنیا میں انسان کی ہستی کی غرض کیا ہے اور وہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے۔

چہارم۔ کرم یعنی اعمال کا اثر دنیا اور عاقبت میں کیا ہوتا ہے۔

پنجم۔ علم یعنی گیان کے ذرائع کیا کیا ہیں

ہر مذہب و ملت کے مسلّم عالموں کو دعوت دی گئی کہ وہ ان سوالات کے جوابات میں تقریر کریں۔ ہر مذہب کی طرف سے دو دو تین تین نمائندے منتخب کئے گئے چنانچہ عیسائیوں، آریوں، سناتن دھرمیوں، برہمو سماجیوں، سکھوں، تھیاسافیکل سوسائٹی والوں اور فری تھنکروں کی طرف سے نمائندے مقرر ہوئے۔ اسلام کی طرف سے بھی چند نمائندے مقرر ہوئے جن میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کو بھی دعوت دی گئی۔ اس کانفرنس میں تقریر کرنے والوں کو یہ ہدایت خاص طور پر دی گئی کہ وہ ان سوالات کے جواب میں صرف اپنی مسلّمہ کتاب سے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کریں دوسرے مذہب کے متعلق کوئی حملہ نہ کریں۔ گویا ایک نہایت خوشگوار محبت، آشتی اور امن کے ماحول میں یہ کانفرنس منعقد کی گئی۔ کانفرنس کی تاریخیں ۲۶-۲۷-۲۸-۲۹ دسمبر مقرر کی گئیں اور انجمن حمایت اسلام کا وسیع ہال کانفرنس کے لئے حاصل کیا گیا۔ سارے ملک میں اشتہاروں اور اخباروں کے ذریعہ اس کانفرنس کی شہرت عام کر دی گئی اور شرکت کی عام دعوت دی گئی۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام کو سوامی شوگن چندر صاحب نے قادیان جا کر کانفرنس کا اشتہار دینے سے قبل اس میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ آپ نے اسے قبول فرمالیا۔ آپ نے جناب الٰہی میں دعا کی کہ وہ آپ کو ایسے مضمون کا القا کرے جو کانفرنس کی تمام تقریروں پر غالب رہے۔ اس کے بعد آپ نے کانفرنس کے لئے مضمون لکھا اور ۲۱ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ایک اشتہار لکھا جس میں آپ نے تحریر فرمایا:۔

"جلسہ اعظم مذاہب جو لاہور ٹاؤن ہال میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ہوگا اس میں اس عاجز کا ایک مضمون قرآن شریف کے کمالات اور معجزات کے بارے میں پڑھا جائیگا یہ وہ مضمون ہے جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے اس میں قرآن شریف کے وہ حقائق اور معارف درج ہیں جن سے آفتاب کی طرح روشن ہو جائیگا کہ درحقیقت یہ خدا کا کلام اور رب العالمین کی کتاب ہے اور جو شخص اس مضمون کو اول سے آخر تک پانچوں سوالوں کے جواب میں سنے گا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ ایک نیا ایمان اس میں پیدا ہوگا اور ایک نیا نور اس میں چمک اٹھے گا اور خدا تعالیٰ کے پاک کلام کی ایک جامع تفسیر اس کے ہاتھ آجائیگی میری تقریر انسانی فضولیوں سے پاک اور لاف و گزاف سے منزّہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ مجھے خدائے علیم نے الہام سے مطلع فرمایا ہے کہ یہ وہ مضمون ہے جو سب پر غالب آئیگا اور اس میں سچائی اور حکمت اور معرفت کا وہ نور ہے جو دوسری قومیں بشرطیکہ حاضر ہوں اور اس کو اول سے آخر تک سنیں شرمندہ ہو جائیں گی ۔ ۔ ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ اس روز اس پاک کتاب کا جلوہ ظاہر ہو میں نے عالم کشف میں اس کے متعلق دیکھا کہ میرے محل پر غیب سے ایک ہاتھ مارا گیا اور اس ہاتھ کے چھونے سے اس محل سے ایک نور ساطع نکلا جو اردگرد پھیل گیا اور میرے ہاتھ پر بھی اس کی روشنی پڑی تب ایک شخص جو میرے پاس کھڑا تھا وہ بلند آواز سے بولا اللّٰہ اکبر خَرِبَتْ خَیْبَرْ اس کی یہ تعبیر ہے کہ اس محل سے میرا دل مراد ہے جو جائے نزول و حلول انوار ہے اور وہ قرآنی معارف ہیں اور خیبر سے مراد تمام خراب مذاہب ہیں جن میں شرک اور باطل کی ملونی ہے اور انسان کو خدا کی جگہ دی گئی یا خدا کے صفات کو اپنے کامل محل سے نیچے گرا دیا ہے سو مجھے جتلایا گیا ہے کہ اس مضمون کے خوب پھیلنے کے بعد جھوٹے مذہبوں کا جھوٹ کھل جائیگا اور قرآنی سچائی دن بدن زمین پر پھیلتی جائیگی جب تک کہ اپنا دائرہ پورا کرے"

حضرت اقدس علیہ السلام کا یہ اشتہار لاہور اور ملک کے دوسرے شہروں میں کانفرنس کے کئی روز پہلے شائع کر کے گھر گھر پہنچا دیا گیا۔

جب کانفرنس کی تاریخ آئی اور جلسہ شروع ہوا تو تمام مذاہب کے نمائندوں نے اپنی اپنی باری پر تقریریں کیں جب حضرت اقدس کی باری آئی تو آپ کے ایک مخلص مرید حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کھڑے ہوئے اور انہوں نے حضور کی لکھی ہوئی تقریر پڑھنی شروع کی۔ اس تقریر کو سننے کے لئے اس کثرت سے لوگ آئے کہ ہال میں جگہ نہ رہی۔ مختلف مذاہب و ملل اور مختلف سوسائٹیوں کے معتقدین اور ذی علم لوگ موجود تھے۔ اگرچہ کرسیاں، میزیں اور فرش نہایت ہی وسعت کے ساتھ بچھایا گیا تھا مگر سینکڑوں آدمیوں کو کھڑا ہونے کے سوا اور کچھ نہ بن پڑا ان کھڑے ہونے والے لوگوں میں بڑے بڑے رؤسا اور علماء و فضلاء، بیرسٹر، ایڈیٹر، پروفیسر اور ڈاکٹر غرضیکہ اعلیٰ طبقہ کے مختلف رنگوں کے ہر قسم کے لوگ موجود تھے سامعین پر اس تقریر کا ایسا اثر ہوا کہ گویا محویت اور وجد کا عالم طاری تھا اور لوگوں کو پانچ چار گھنٹے کھڑا رہنا پڑا۔ جب معینہ وقت جو اس تقریر کے لئے مقرر تھا گذر گیا اور مضمون ابھی باقی تھا تو لوگوں نے متفقہ آواز سے کہا کہ اس مضمون کے لئے جلسہ کا ایک روز اور بڑھایا جائے چنانچہ ۲۹ دسمبر کا دن زیادہ کیا گیا مگر پھر بھی تقریر کا جب معینہ وقت گذر گیا اور مضمون ختم نہ ہوا تو سامعین نے بالاتفاق درخواست دی کہ اسے اور وقت دیا جائے کیونکہ ہم اسے آخر تک سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ پروگرام کی حدود کو توڑ کر اسے اور وقت دیا گیا اور اس طرح لوگوں کی تحسین و آفرین کے نعروں میں یہ تقریر ختم ہوئی۔ اس مضمون کی ملک بھر میں دھوم مچ گئی۔ ہر طرف اس کے چرچے تھے اور ہر ایک کی زبان پر یہی تھا کہ مضمون سب پر غالب اور بالا رہا۔ اس کا اعتراف نہ صرف لاہور کے موقر اور کثیر الاشاعت اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ نے بلکہ بیس کے قریب اخبارات نے کیا اور بڑے نمایاں انداز میں اس کی خبر شائع کرتے ہوئے حضرت

(باقی ص ...)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن ازل ـــــ اور ـــــ اس کی جلوہ گری

(از مکرم میاں غلام رسول صاحب اعوان ملانہ ڈی ڈیرہ غازی خان)

قرآن کریم میں ہے " اللہ نور السموات والارض یعنی اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے ۔ دوسرے لفظوں میں وہ سراپا حسن و نور ہے ۔ اور اس کی صفات بھی حسین ہیں کائنات کے ذرہ ذرہ میں اس کے حسن کی جلوہ گری ہے پہاڑ ہوں یا کہسار دریا ہوں یا آبشار ۔ مرغزار ہوں یا جوئبار لہلہاتے کھیت ہوں یا درختان میوہ دار غرض اس جہان مرغ و ماہی میں ہر طرف اس کے حسن کے جلوے ہی جلوے ہیں ۔ اور وہ ہر جگہ اپنی صفات کے ذریعہ آشکار ہے کسی نے صحیح کہا ہے ۔

ہزاروں صورتیں ہیں تیرے حسن نازپرور کی
کہیں گفتار بن جاتے کہیں رفتار بن جاتے

ادھر انسانی فطرت میں اس نے حسن ازل کی تلاش اور جستجو کا مادہ رکھ دیا ہے ۔ اس کا جذبۂ جمال پسندی اسے مجبور کرتا ہے ۔ کہ وہ حسن فطرت کو دیکھے اور اس سے محبت کرے ۔ کروڑوں کروڑ انبیاء ۔ صلحاء اور عارفین نے خدا تعالےٰ کے حسن کے جلوے دیکھے اس کی ہمکلامی سے مشرف ہوئے ۔ اور اس کی محبت میں فنا ہوگئے ۔ وہ دنیا میں رہے ۔ لیکن ان کی دنیا الگ تھی ۔ ان کا اوڑھنا اور بچھونا خدا تعالےٰ کی محبت تھی اور یہ صحیح ہے کہ خدا تعالےٰ کی محبت کے سامنے دنیا جہان کی نعمتیں دولتیں ہیچ ہیں ۔ جنت تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا نام ہے ۔ محبوب راضی ہو ۔ اور اس سے راز و نیاز ہو ۔ تو یہی جنت ہے ۔ حدیث میں آتا ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ اپنے محبت کرنے والوں کو جنت میں خدا تعالےٰ کا دیدار یا اس کی ہم کلامی کی نعمت نہ ملی تو وہ اس جنت کو بھی چھوڑ دینے کی استدعا کریں گے ۔ غالب نے سچ کہا ہے ۔

سنتے ہیں جو بہشت کی تعریف سب درست
لیکن خدا کرے وہ تری جلوہ گاہ ہو

اور یہ بھی صحیح ہے کہ اللہ والوں کو اس کی مخلوق سے بھی محبت ہوتی ہے ۔ کیونکہ جس چیز کا محبوب کی ذات سے تعلق ہو وہ بھی محبوب ہوتی ہے ۔ اور اس میں سے انہیں اپنے محبوب کی خوشبو آتی ہے ۔ کہتے ہیں کہ مجنوں لیلےٰ کے گھر کے کتے کو بھی پیار کرتا تھا ۔ کہ یہ بھی اس سے نسبت رکھتا ہے ۔ اور درحقیقت یہ ہے کہ عشق کی ساری کیفیتیں تو محبوب کی یاد سے وابستہ ہوتی ہیں جو چیز دوست کی یاد دلائے ۔ اس کے غم کو تازہ کردے اس کی اداؤں کی غماز بن جائے ۔ وہی عشق کی نگاہ میں مرغوب و مطلوب ہوتی ہے ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو حضور سے عشق تھا ۔ اور وہ اتنا بڑھا ہوا تھا ۔ کہ حضور کے وضو کے پانی کو اپنی آنکھوں میں ملتے اور سینہ پر ملتے تھے ۔ حضور کے پس خوردہ کے لئے بے تاب رہتے تھے ۔ یہ عشق اس وجہ سے تھا ۔ کہ انہوں نے حسن ازل کی جلوہ گری اس وجود میں دیکھ لی تھی وہ وجود اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم تھا ۔ اس میں انہیں وہی حسن وہی ادائیں نظر آئیں وہ اللہ تعالےٰ کی محبت اور رحمانیت کا پیکر مجسم عفو و درگزر کا شاہکار ۔ مخلوق کی ہمدردی اور شفقت میں سراسر گداز اور ان کے لئے خیر خواہی اور غم خواری کا مکمل مجسمہ تھا ۔ غرض اللہ تعالیٰ کی ہر صفت ۔ غفاری ۔ ستاری ۔ کریمی ۔ رؤفی اور رحیمی اس وجود میں پوری شان سے جلوہ گر تھی ۔ اسی لئے تو وہ حسن ازل کے عاشق تھے ۔ بیشتر صحابہ اپنے گھربار اور وطن چھوڑ کر اصحاب الصفہ بن گئے ۔ اور ان کی غذا صرف اور صرف دید دوست تھی ۔ حسن حقیقی نے انہیں اپنے جلووں کے لئے روک رکھا تھا ۔ ان کو دنیا کے کاروبار سے ہٹا کر اپنے لئے خاص کر لیا تھا ۔ دید دوست سے ایک لمحہ کے لئے دوری ان کے نزدیک ایسی قضا تھی ۔ جو پھر کسی صورت ادا نہ ہو سکتی تھی ۔ اس ذات کے لئے مر مٹنا اپنی سعادت اور خوش بختی سمجھتے تھے ۔ اور اس راہ میں شہید ہو جانا ان کے لئے مراد کو پہنچ جانا تھا ۔ حسن صرف پرستش ہی نہیں چاہتا ۔ اطاعت بھی چاہتا ہے ۔ غرض صحابہ نے اطاعت اخلاص اور وفا میں ایسا اعلیٰ نمونہ دکھلایا ۔ جس کی نظیر ملنی مشکل ہے ۔

پھر اسی حسن ازل کی جلوہ گری

اور اسی شان سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں نظر آئی اور پھر اس نے اس طرح اپنے عاشق اور شیدائی پیدا کئے ۔ جنہوں نے صحابہ والے کام دکھلائے ۔ اسی طرح کے اصحاب الصفہ نے جو اپنے گھربار اور وطن کو چھوڑ کر دیار [illegible] میں دھونی رما کر بیٹھ گئے ۔ ان کا کام سوائے تعمیل ارشاد کے اور کچھ نہ تھا ۔ وہ اس منہ کے بھوکے اور گفتار کے پیاسے تھے ۔ ان میں سے بعضوں نے جانیں دے دیں ۔ بعض اس عشق کی وجہ سے دکھ دیئے گئے اور ستائے گئے ۔ بعض اولاد اور اعزاء سے بے نصیب کئے گئے ۔ اور بعضوں نے اپنے تمام مال و املاک در حبیب پر نچھاور کر دیئے اور یہی سمجھا کہ ابھی عشق کا حق ادا نہیں ہوا ۔ یہ سب کچھ اس وجہ سے تھا ۔ کہ انہوں نے اس ذات میں حسن حقیقی کو پالیا ۔ گویا ان کو سبھی کچھ مل گیا ۔ ان کا معاملہ "تم کیا ملے کہ دونوں جہاں مل گئے مجھے" والا تھا ۔ اس کے بعد انہوں نے اور کسی چیز کی خواہش ہی نہ کی ۔ اور اسی ذات کے ہو گئے

پالیا سب کچھ نگاہ یار میں
مے کشوں نے توڑ کر جام و سبو

گویا ان کی روح اس حسن کا طواف کرتی تھی ۔ جیسے پروانہ شمع کے گرد چکر لگاتا ہے ۔ ان کے لئے بارگاہ جاناں سے ایک لحظہ کے لئے دوری گناہ تھی حضرت مولوی نور الدین رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ

"مجھے وہ ملا ہے ۔ جو تیرہ سو برس آرزو کرنے والوں کو نہیں ملا ۔ پھر میں ایسی بے بہا دولت کو چھوڑ کر چند روزہ دنیا کے لئے مارا مارا پھروں ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مجھے کوئی ایک لاکھ یا ایک کروڑ روپیہ بھی یومیہ دلوے اور قادیان سے باہر رکھنا چاہے ۔ میں نہیں رہ سکتا ۔ اب میں تمام دوسری مزدوریوں کو ایک وجود پر قربان کرتا ہوں ۔"

اور یہاں حضرت مسیح موعود ان کی حالت اس شعر کے مصداق تھی ۔

یک قدم دوری ازاں عالی جناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

غرض ان عاشقان زار کے جذبۂ فدائیت اور للہیت کی پوری تصویر قلم سے کھینچنا ممکن نہیں ۔ اس کیفیت اور لذت کا وہی اندازہ لگا سکتے ہیں جنہیں یہ فیض صحبت ملی تھی حضرت منشی ظفر احمد صاحب حضور کے عاشق زار تھے ۔ یہ عشق انہیں اکثر بیشتر کپورتھلہ سے قادیان لے جاتا ۔ اور جب حضور کی صحبت اور قرب میسر آتا تو دنیا و مافیہا کو بھول جاتے ۔ گھر واپس جانے کا نام نہ لیتے اور یہ سچ ہے کہ جب حسن و عشق میں شیدہ دل کو قرار آ جاتا ہے ۔ پھر جدائی ناقابل برداشت ہو جاتی ہے ۔ فرماتے ہیں ۔ کہ ایک دفعہ میں قادیان تھا ۔ حضور مسجد اقصےٰ میں تقریر فرما رہے تھے مجھے اچانک درد گردہ شروع ہو گیا ۔ میں سخت بے زار تھا ۔ حضور کی نظر مجھ پر پڑ گئی ۔ معلوم کر لیا کہ تکلیف ہے ۔ اور جب میری تکلیف زیادہ بڑھی تو میں وہاں سے اٹھ کر مکان پر چلا آیا ۔ حضور نے مولوی نور الدین صاحب کو بھیجا کہ جا کر دوائی دیں ۔ ان دنوں میں پیر سراج الحق صاحب کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا ۔ مولوی صاحب کی دوائی سے آرام نہ آیا ۔ تھوڑی دیر کے بعد حضور خود تشریف لائے ۔ مجھے دیکھا اور دوائی ۔ پھر دو تین دفعہ گھر سے دوائی بنا کر لائے ۔ فرمایا کہ مجھے سیڑھیوں پر چڑھتے ہوئے تکلیف ہوتی ہے ۔ آپ وہاں آ جائیں ۔ مجھے مولوی عبد اللہ صاحب سنوری ساتھ لے کر چلے ۔ جب میں سیڑھیوں پر پہنچا ۔ دو دفعہ دعا کی ۔ منشی عبد اللہ صاحب نے کہا کہ میں بتا دوں کہ آپ نے کیا دعا کی تھی ۔ میں نے کہا ہاں ۔ کہا کہ آپ نے یہ دعا کی ہے ۔ کہ بیماری لمبی ہو جائے ۔ جلدی آرام نہ ہو ۔ حضور کی تیمارداری کا لطف اٹھاؤں ۔ میں نے کہا واقعی یہی دعا تھی ۔ جب ہم اندر گئے تو حضور کھانا کھا رہے تھے ۔ سالن ۔ دال ۔ مولی ۔ اور سرکہ ۔ ہم نے ریزے اٹھائے ۔ اور کھائے ۔ حضور ہنستے رہے ۔ تھوڑی دیر کے بعد آرام آ گیا ۔ حالانکہ وہ ریزے میرے لئے مضر تھے ۔ اسہال کی دوائی لی ہوئی تھی ۔ اتنے میں ظہر کی اذان ہوئی حضور نماز کے لئے چلے گئے ۔ ہم بھی پیچھے نماز میں شامل ہوئے ۔ جب نماز کے بعد سلام پھرا تو مجھے دیکھا اور نبض بھی دیکھی ۔ فرمایا اب تو آرام ہے میرا بخار بھی اتر گیا تھا ۔ لیکن میں نے کہا حضور بخار اب باہر نہیں اندر ہے ۔ اس پر ہنس کر فرمایا کیا اچھا آپ اندر آ جایئے ۔ غرض میں ایک دو دن اندر حضور کی تیمارداری کے مزے لیتا رہا ۔ اور میری بیماری میرے کام آ گئی ۔

تم پاس تھے تو درد جگر میں کمی رہی
دل میں تمہارے جلووں سے تابندگی رہی
جب تک تمہاری یاد کا دل میں گزر رہا
ہر غم سے بے نیاز مری زندگی رہی

پس ان صحابہ کرام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک وجود میں حسن ازلی نظر آیا ۔ اسی لئے وہ اسی پر فدا ہو گئے ۔ دراصل یہ حسن حقیقی کی تجلی تھی ۔ جو اپنا کام کر گئی ۔ یہ حسن کی مرضی ہے ۔ کہ وہ اپنی تجلی کیلئے وادی بطحا کو چنے ۔ یا طور کی پہاڑی کو ۔ یا عاشقوں کے قلب و جگر کو ۔ یہ حسن کا کام ہے ۔ کہ جہاں چاہے ۔ اور جسے چاہے ۔ سرفراز کرے ۔ اسے صرف آنکھ والا ہی دیکھ سکتا ہے کور چشموں کو وہ حسن نظر نہیں آتا ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کا غلبہ (بقیہ ص ۳)

مسیح موعود علیہ السلام کو خراجِ تحسین ادا کیا اور اس مضمون کی تعریف میں کالم کے کالم بھر دیئے۔ برادران! آپ غور فرمائیں کہ کس قدر عظیم الشان فتح ہے جو اسلام کو نصیب ہوئی۔ ایک کانفرنس ہوتی ہے پہلے سے سوالات مقرر کر کے مشتہر کر دیئے جاتے ہیں سارے مذہبوں کے قابل ترین نمائندے اپنے اپنے مذہب کی تعلیم پیش کرتے ہیں۔ آریہ عیسائی سناتن دھرم، برہمو سماج اور غیر احمدی مسلمان سب ہی میدان میں آتے ہیں۔ اور حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام بانی سلسلہ احمدیہ بھی اسلام کی طرف سے ایک مضمون پیش کرتے ہیں۔ اور پہلے سے بذریعہ اشتہار اعلان کر دیتے ہیں کہ

"میرا مضمون سب پر غالب رہے گا۔"

اور پھر دوست و دشمن، اپنے بیگانے، مسلم و غیر مسلم اپنے فیصلہ سے اس بات کا برملا اقرار کرتے ہیں کہ واقعی یہ مضمون سب پر غالب رہا۔ کیا یہ عظیم الشان فتح نہیں؟

برادران! یہ مضمون اب صرف انگریزی میں ترجمہ ہو کر "ٹیچنگز آف اسلام" کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ بلکہ دنیا کی تمام بڑی بڑی زبانوں میں اس کے تراجم ہو چکے ہیں اور اس کے ذریعہ تبلیغِ اسلام میں بہت بڑی مدد ملی ہے۔ یورپ اور امریکہ کے لوگ جب یہ کتاب پڑھتے ہیں تو عش عش کر اٹھتے ہیں۔

یہ کتاب اسلام کی صداقت کا ایک زندہ و تابندہ نشان ہے ہر طالبِ حق اس سے آج بھی فائدہ اٹھا سکتا ہے اس کی خاص خوبی یہ ہے کہ اس میں کسی دوسرے مذہب پر حملہ نہیں کیا گیا بلکہ محض اسلام کی خوبیاں اور کمالات بیان کئے گئے ہیں اور تمام سوالات کے جوابات قرآن کریم ہی سے دیئے گئے ہیں۔ اور ایسے طور پر دیئے گئے ہیں کہ جن سے اسلام کا احسن، اکمل، ارفع اور اعلیٰ ہونا روزِ روشن سے ثابت ہوتا ہے۔

غلام احمد فرخ
مبلغ جزائر فجی۔

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

ماہوار کارگزاری کی رپورٹ بھجوانا قائدین مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ مئی ختم ہو چکا ہے قائدین توجہ فرمائیں اور اپنی مجلس کی رپورٹ کارگزاری جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اعلانِ نکاح

میرے بیٹے نصر اللہ چوہدری بی اے ایل ایل بی گجرات کا نکاح مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۷۳ء بروز جمعۃ المبارک مکرم مولوی عبد المنان صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گجرات نے عزیزہ روبینہ نصر بی اے بی ایڈ بنت مکرم رانا نصر اللہ صاحب (پی ای ایس) کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(چوہدری رحمت اللہ ایم اے بی ٹی پی ای ایس ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس گجرات)

ولادت

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے ۲۹-۳۰ اپریل کی درمیانی شب لڑکا عطا فرمایا ہے حضور نے ازراہ شفقت نومولود کا نام مسرور احمد تجویز فرمایا ہے

احباب کرام دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور سلسلہ کا خادم بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے

(مقصود احمد [illegible] پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ [illegible] ضلع شیخوپورہ)

درخواستِ دعا

میرے تمام چھوٹے بچے شدید کھانسی کی مرض میں مبتلا ہیں احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے بچوں کو جلد از جلد کامل صحت یابی عطا فرمائے۔ (احمد جان [illegible] ازمیانوالی)

۲- خاکسار چند دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہے طبیعت بھی ان دنوں زیادہ کمزور ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

(کیپٹن محمد سعید ریٹائرڈ مکان دارالرحمت غربی ربوہ)

قسط ۲

عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

مرزا لطیف احمد صاحب	کراچی	۳۲۲/۳۰ روپے
نانی صاحبہ مرحوم زوجہ شیخ محمد اکرم صاحب	"	۵/۰۰
(بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)		[illegible]/۰۰
خواجہ محمد شریف صاحب دہلی گیٹ	لاہور	۵/۰۰
فہمیدہ فریدہ صاحبہ کیپٹل پارک	لاہور	۱۵/۰۰
محمد عظیم صاحب ماڈل ٹاؤن	"	۱/۰۰
امتہ الحی پراچہ صاحبہ حاجی گیٹ	"	۳۵/۰۰
عبد العزیز صاحب بھٹی سمن آباد	"	۵۰/۰۰
محمد رشید صاحب ایڈورڈ گیٹ	"	۵/۰۰
بشریٰ ناہید صاحبہ دہلی گیٹ	"	۵/۰۰
عنایت اللہ صاحب رحمان پورہ	"	۵/۰۰
زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ میجر غلام محمد صاحب کھوکھر ٹاؤن	"	۵/۰۰
والدہ صاحبہ ڈاکٹر اختر محمود صاحب	"	۵۰/۰۰
ملک محمود احمد صاحب سنت نگر	"	۲/۵۰
ڈاکٹر بیگم تابندہ بشیر احمد	"	۱۰۰/۰۰
چوہدری عبد الستار صاحب	"	۳/۰۰
محمد سعید صاحب انجینئر لاہور چھاؤنی	"	۲/۰۰
لجنہ لاہور (بذریعہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)	"	۲۰/۰۰
راشدہ بیگم صاحبہ بنت قاضی [illegible] صاحب سلطان پورہ	"	۲۰/۰۰
منشی محمد صادق صاحب [illegible] فارم	شیخوپورہ	۱۰/۰۰
سیکرٹری صاحب مال	"	۱۴/۰۰
منشی تنویر احمد صاحب کریم نگر فارم	"	۷۰/۰۰
محمد اکرم صاحب محاسب جماعت احمدیہ [illegible]	"	۱۸۹/۲۵
محمود احمد صاحب [illegible]	"	۱۰/۰۰
محمد شفیع صاحب گرمولہ ورکاں	"	۱۰/۰۰
شیخ محمد علی صاحب انبالوی چوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	"	۱۰/۰۰
محمد رشید صاحب شاد	"	۵/۰۰
عبد اللطیف صاحب [illegible]	"	۱۵/۰۰
حبیب اللہ مقبول احمد صاحبان سانگلہ ہل	"	۲/۰۰
محمد طفیل صاحب نسیم سانگلہ ہل	"	۱/۰۰
شیخ محمد صدیق صاحب کوٹ رنجیت خان	"	۵/۰۰
جماعت احمدیہ [illegible]	"	۵/۰۰
ناظر علی خان صاحب چک ۶ آر ایل	ضلع لائل پور	۱۵/۰۰
غلام محمد صاحب سانجھا چک ۱۲ ج ب	"	۲/۰۰
سائرہ بی بی اہلیہ حکیم محمد [illegible] صاحب چک ۲۷ ج ب	"	۲۰/۰۰
عبد اللہ خان صاحب چک ۸۸ ج ب	"	۱۰/۹۵
نصیر احمد صاحب خالد چک ۴۰ ر ب	"	۵/۰۰
منشی احمد خان صاحب	"	۵/۰۰
سید حسین شاہ صاحب سیکرٹری مال	"	۴۰/۰۰
حاجی محمد یعقوب صاحب میانہ پورہ	سیالکوٹ	۷۰/۰۰
بیگم صاحبہ میجر منیر احمد صاحب شہید	"	۲۰/۰۰
غلام حسین صاحب پسرور	ضلع سیالکوٹ	۱۰/۵۰
ابو المبارک صاحب	"	۳/۰۰
محاسب صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی		۱۷۱/۰۰
محمد عاشق صاحب سیکرٹری مال	ساہیوال	۶/۰۰
جماعت احمدیہ	"	۲/۰۰
سید اعجاز احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹/۱۱ ضلع	"	۱۰۰/۰۰

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام بیسویں سالانہ تربیتی کلاس کی مختصر روداد

خدام کے پیدل اور سائیکل سوار وفود کی طرف سے خدمت خلق کا بے لوث کام

قسط نمبر ۲

عملی تربیت کا قابل قدر کام

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس کو اس دفعہ یہ خصوصیت حاصل تھی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشاد پر پہلی مرتبہ طلبہ کی عملی تربیت کا بھی پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس کے دو حصے تھے ایک سائیکل سواروں کے لئے اور دوسرے پیدل سفر کے لئے۔ سائیکل سفر میں کل ۵۳ طلباء نے حصہ لیا ان کے ۵ گروپ بنائے گئے وہ پچاس میل تک کے علاقہ میں گئے اور خدمت خلق کے مختلف کام کرنے کے بعد واپس آئے۔ پیدل سفر کے لئے ۱۲ وفود ترتیب دیئے گئے جن میں مجموعی طور پر ۴۸ خدام نے حصہ لیا۔ یہ وفد ربوہ کے ملحقہ علاقہ میں مختلف دیہات میں گئے عملی تربیت کے اس پروگرام کے تحت طلباء نے دیہات میں جاکر مساجد اور سکولوں وغیرہ کی صفائی کی۔ ٹوٹے ہوئے راستوں اور سڑکوں کی مرمت کی۔ ہل چلائے۔ بعض کھیتوں میں گندم کی بھریاں ڈھونے چارہ لانے اور کاٹنے میں کسانوں کی مدد کی گئی۔ گڑھوں میں مٹی ڈالی گئی پانی بند کرنے کے لئے منڈیریں بنائی گئیں گوبر اور دوسری گندگی وغیرہ اٹھا کر صفائی کی گئی بعض مقامات پر مقامی لوگوں کی درخواست پر بچوں کو پڑھایا بھی گیا۔ لوگوں کی عام اخلاقی اور دینی تربیت کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ مرکزی منتظمین پر مشتمل ایک ٹیم نے مختلف دیہات میں جاکر طلبہ کے کام کا جائزہ لیا۔ خدا کے فضل سے اکثر طلباء نے بڑا اچھا نمونہ دکھایا اور خلوص اور جذبہ کے ساتھ خدمت کے کام سرانجام دیئے جن سے مقامی لوگوں نے بڑا فائدہ اٹھایا اور وہ اس سے بہت متاثر ہوئے

دو ہفتے کی اس تربیتی کلاس کے انتظامات کے لئے مختلف شعبے مقرر تھے۔ مثلاً خوراک رہائش۔ صفائی آب رسانی۔ روشنی۔ طبی امداد حاضری اور ڈسپلن وغیرہ۔ جملہ شعبہ جات کے انتظام میں نہایت سے خدام سلسلہ احمدیہ مصروف رہے اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے

الغرض خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی یہ بیسویں سالانہ تربیتی کلاس ہر لحاظ سے بڑی کامیاب اور خیر و خوبی کے ساتھ دو ہفتے تک جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ نے خود تشریف لا کر اس کا افتتاح فرمایا۔ اہم ہدایات دیں۔ اسی طرح اختتامی تقریب میں بھی تشریف لا کر انہیں بیش قیمت نصائح سے نوازا اور اجتماعی دعا کے ساتھ اس کا اختتام فرمایا

جن خدام نے اس میں شامل ہونے کی سعادت حاصل کی اللہ تعالیٰ انہیں توفیق بخشے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانیں اور دوسرے خدام کو بھی ایسے رنگ میں تربیت کریں کہ وہ بھی صحیح معنوں میں اسلام اور احمدیت کے خادم ثابت ہوں اور اپنے فرائض کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق پائیں

اس تربیتی کلاس میں جن طلباء نے نمایاں کامیابی حاصل کی اور حضور سے انعامات حاصل کئے ان کے نام درج ذیل کئے جاتے ہیں:-

پرچہ قرآن کریم

اول۔ محمود احمد ناصر صاحب قصور۔ دوم منصور احمد صاحب ۹۸ شمالی سرگودھا۔ سوم منیر احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ

پرچہ حدیث:

اول حافظ محمد ذوالفقار صاحب چک ۲۴۴/۵ ساہیوال
دوم۔ بشارت الرحمن صاحب جھنگ صدر
سوم۔ منیر احمد صاحب باندھی ضلع نوابشاہ

پرچہ کلام:

اول: محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور
دوم، شاکر حسین صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ
سوم: جاوید احمد صاحب جاوید۔ چک ۳۳ جنوبی لائلپور

پرچہ فقہ

اول نذیر احمد صاحب مبشر دارالیمین غربی ربوہ
دوم مقصود الحق صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ
سوم محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور

پرچہ ردّ عیسائیت:

اول۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور
دوم۔ منیر احمد صاحب باندھی ضلع نواب شاہ
سوم شاکر حسین صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ

پرچہ قواعد عربی۔

اول۔ منیر احمد صاحب باندھی
دوم۔ محمود احمد صاحب ناصر۔ قصور
سوم۔ شاکر حسین صاحب قیام پور ورکاں (گوجرانوالہ)

پرچہ مطالعہ و عام دینی معلومات

اول، مقصود الحق صاحب ربوہ
دوم: شاکر حسین صاحب قیام پور ورکاں گوجرانوالہ
سوم: جاوید احمد جاوید صاحب چک ۳۳ جنوب لائلپور

میزان میں اول شاکر حسین قیام پور ورکاں ۳۹۵/۴۷۵
دوم: محمود احمد ناصر قصور ۳۵۴
سوم: مقصود الحق رحمت وسطی ربوہ ۳۵۱

مقابلہ نظم:

اول: مرزا عبدالرشید صاحب ربوہ
دوم احسان حسین صاحب [illegible]
سوم: نصیر احمد صاحب [illegible]

مقابلہ تلاوت:

اول: حافظ بشارت احمد صاحب
دوم، نصیر احمد کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ
سوم، حافظ ذوالفقار احمد صاحب ساہیوال

مقابلہ تقاریر:

اول: نذیر احمد صاحب مبشر دارالیمین غربی ربوہ
دوم: عبدالبصیر صاحب
سوم: محمد افضل صاحب

حسن عمل،

اول: سید بشارت احمد صاحب بلال کراچی

سائیکل سوار وفود:-

محمد عباس جاوید اول۔
نصیر احمد صاحب دوم
ناصر احمد دینیس سوم

پیدل وفود میں اول

عنایت اللہ زاہد کنری
دوم منیر احمد باندھی
سوم۔ نصیر احمد ڈیرہ غازی خان

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَجَاهِدُوا فِي اللَّهِ حَقَّ جِهَادِهِ ۚ هُوَ اجْتَبَاكُمْ وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ ۚ مِلَّةَ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ ۚ هُوَ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِينَ مِنْ قَبْلُ وَفِي هَٰذَا لِيَكُونَ الرَّسُولُ شَهِيدًا عَلَيْكُمْ وَتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ ۚ فَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَاعْتَصِمُوا بِاللَّهِ هُوَ مَوْلَاكُمْ ۖ فَنِعْمَ الْمَوْلَىٰ وَنِعْمَ النَّصِيرُ

(الحج آیت: ۷۹)

ترجمہ: اور اللہ کے راستہ میں ایسی کوشش کرو جو مکمل ہو کیونکہ اسی نے تم کو بزرگی بخشی ہے اور دین (کی تعلیم) میں تم پر کوئی تنگی کا پہلو اختیار نہیں کیا (اے مومنو!) اپنے باپ ابراہیم کے دین کو (اختیار کرو۔ کیونکہ)

اللہ نے تمہارا نام مسلمان رکھا ہے

اس کتاب میں بھی اور اس سے پہلی کتب میں بھی تاکہ رسول تم پر گواہ ہو اور تم باقی دنیا پر گواہ ہو۔ پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو، وہ تمہارا آقا ہے پس کیا ہی اچھا آقا ہے اور کیا ہی اچھا مددگار ہے!

درخواست دعا

مکرم ملک مسعود احمد صاحب جاوید قائد علاقہ لاہور کے بچے کی مکان کی چھت سے گر جانے کی وجہ سے ٹانگ ٹوٹ گئی ہے احباب جماعت سے بچے کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(مبارکہ احمد خالد۔ لاہور)

۲۔ برادرم مہر نیاز احمد صاحب اعظم کی ترقی ملازمت کا معاملہ درپیش ہے ان کی صحت بھی علیل رہتی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت اور نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے

(ملک مسعود احمد عمر (شاہد) ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵